رقم المسلسل ١٥٥٦٣

رقم الایصال ——————

السلام علیکم:

مفتی صاحب ایک شخص نے ایک منبر ایک مسجد میں دیا اور ان لوگوں نے دوسرا اپنا منبر بنایا اب پہلا والا ان کے استعمال میں نہیں پہلے منبر کو حبس و وقف کیا تھا بغیر کسی شرط کے کہ اگر کبھی آپ کی ضرورت سے زائد تو دوسرے مسجد میں دے دینا۔

(١) کیا متولی کیلئے جائز ہے کہ وہ اس منبر کو دوسری مسجد میں دے؟ (جبکہ واقف نے اس مسجد میں دیا تھا:)

(٢) ان متولی نے پہلے واقف سے اجازت لی ہے

(٣) جب کوئی شخص کوئی چیز وقف کرتا ہے تو کیا اب بھی وہ اس چیز کا مالک ہے؟

(٤) یا ان کو چاہئے کہ اس منبر کو دوسری مسجد کو بیچکر حاصل شدہ رقم اسی پہلی مسجد پر خرچ کریں؟

(٥) اگر مسجد کے زائد سامان ہے اور خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا اس کو دوسرے مسجد میں دینا جائز ہے؟ جبکہ واقف نے اس مسجد کے استعمال میں دی ہو؟

مستفتی: عبد اللہ۔ جزاک اللہ

الجواب حامداً ومصلیاً:-

اولاً یہ بات واضح رہے کہ کسی شیئ کو وقف کرنے کے بعد شیئ موقوفہ واقف کی ملکیت سے نکل جاتی ہے۔ رہی بات صورت مسئولہ میں زائد سامان (ممبر وغیرہ کی) تو یہ بات فقہاء کے مابین مختلف فیہ ہے کہ ایسے سامان جو ضرورت مسجد سے زائد ہو کا کیا جائے تو السمین مفتیٰ بہ قول امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہے کہ ایسے سامان کو بیچکر اسکی قیمت کو اسی مسجد کے مصالح میں استعمال کیا جائے

لما فی البحر ٥/٤٢١ ط: رشیدیہ

وقال ابو یوسف هو مسجد أبدا الى قيام الساعة لا يعود ميراثا و لا يجوز نقله و نقل ماله الى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه اولا وهو الفتوى (جاری)

Scanned with CamScanner

وفي النهر الفائق ٣ | ٣٣٠ ط : دار الكتب العلمية
وقال أبو يوسف وجمهور العلماء لا يعود وهو مسجد أبداً
الى قيام الساعة ولا يجوز نقله ونقل ماله الى مسجد
آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وعليه أكثر المشائخ وفي
در الفتح ، وهو الأوجه قال (الحاوي القدسي) وعليه الفتوى.

وفي الهندية ٢ | ٣٥٠ ط : رشيدية
وانما يزول ملك الواقف عن الوقف عند أبي حنيفة
رحمه الله تعالى بالقضاء وطريقه ان يسلم الواقف ما
وقفه الى المتولي ---- واذا كان يزول عندهما يزول
بالقول عند أبي يوسف رحمه الله تعالى ---- وقال محمد
رحمه الله تعالى لا يزول حتى يجعل للوقف وليا
ويسلم اليه.

وفيه ايضا | ٤٥٨
وعند أبي يوسف رحمه الله تعالى يباع ويصرف
ثمنه الى حوائج المسجد.

وفي الشامية ٤ / ٣٥٩ ط : سعيد
الفتوى على ---- ولا يجوز نقله ونقل ماله الى مسجد آخر
---- ص ٣٧٧ واعلم ان عدم جواز بيعه الا اذا تعذر الانتفاع به
---- فللقيم ان يبيعه متى شاء لمصلحة.

والله اعلم بالصواب
كتبه شبانا أحمد دار الافتاء
جامعة دار العلوم ياسين الوزري

23 JUN 2023